شمس نوید عثمانی

رمضان ـــــ ایک عظیم لمحۂ فکریہ!

"محمد اور قرآن" کے الفاظ میں جب تک کسی کے لئے ایک والہانہ جذب و کشش اور ایک جان نواز یادگار کی تڑپ موجود ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ وہ شخص گیارہ ماہ کے طویل و بیاں گسل انتظار کے بعد آسمان پر ہلالِ رمضان کو چمکتا ہوا دیکھے اور بچے کی طرح مسکرا نہ دے! ۔ سال کے یہ بقیہ گیارہ مہینے اپنے دن رات کی آغوش میں چاند اور سورج کو لئے ہوتے ہیں تو اس ایک مہینہ کے سینہ میں چاند اور سورج کے ساتھ ساتھ وہ تیرہ رنگ روشنی سمائی ہوئی ہے جس کا ابدی سرچشمہ "قرآن" ہے ـــــ تاریکیوں کے مہیب طوفان میں ایک الوہی نور کا اٹل مینار جس کی روشنی میں بینا اور نابینا دونوں کو زندگی کے اَن دیکھے حقائق نظر آتے ہیں ـــــ موت اور موت کے اس پار کی دنیا نظر آتی ہیں ـــــ قبر کی گہرائیاں نظر آتی ہیں ـــــ حشر و نشر کے عظیم مناظر نظر آتے ہیں ـــــ آخرت کا چہرہ نظر آتا ہے ـــــ خدا نظر آتا ہے!۔

کتنا گہرا ـــــ کس قدر انمٹ ـــــ کس قدر بے پناہ تعلق ہے اس قرآن اور رمضان میں! ۔ یہی وہ مہینہ ہے جنے آج سے تیرہ صدیوں کے اس پار جزیرہ نمائے عرب کے ایک آخری پیغمبر نے غارِ حرا کی خلوتوں میں اس جلیل القدر فرشتے کو ملاقات کرتے ہوئے دیکھا جس کا مقدس نام جبرئیل علیہ السلام ہے ۔ یہی وہ مہینہ ہے جب عرشِ الٰہی کی نامعلوم بلندیوں سے کرۂ گیتی کی طرف ایک لازوال سیلِ نور کی شکل میں خدا کی آخری کتاب اتر رہی تھی ـــــ جب خدا کا برگزیدہ ترین فرشتہ ایک امی انسان سے کہہ رہا تھا "پڑھ! ـــــ پڑھ اپنے اس پروردگار کے نام سے جس نے انسان کو تخلیق کیا ....."

تاریخ کا یہ عظیم الشان واقعہ ہم سے تیرہ سو سال کے فاصلوں میں تبدیل ہو گیا ـــــ ہمارے اور اس کے درمیان زمانہ کی ایک ناپیدا کنار خلیج حائل ہو گئی ـــــ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے ـــــ وہ برگزیدہ فرشتہ زمین کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر افلاک کی بلندیوں پر پرواز کر گیا ـــــ مگر وہ الفاظ اپنے حسین معانی کے ساتھ ہمارے ہاتھوں میں محفوظ ہیں جو اس سارے تاریخی واقعہ کا نچوڑ ہیں ... اور آج ہم اس مہینہ کے درمیان سے گذر رہے ہیں۔ جہاں سے یہ تاریخی واقعہ اپنے بے پناہ حسن و جمال کے جلوؤں میں گذرا تھا! ۔۔ قرآن کے صفحات میں خدا کی آواز گونج رہی ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ ـــــ یہ رمضان المبارک ٹھیک وہی مہینہ ہے جس کے سینہ میں قرآن کی روشنی اتاری گئی تھی! ـــــ

دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کا قافلہ کیوں خوف و ہراس اور مایوسی کی تاریکی میں بھٹک رہا ہے؟ ۔ یہ لوگ کیوں آج چیخ رہے ہیں کہ ہماری منزل گم ہو گئی؟ کیا قرآن کی لازوال روشنی اس کے لئے کافی نہیں کہ جنت اور جہنم کے درمیان انسانی زندگی کو خالقِ حیات و کائنات کی سمت میں کشاں کشاں آگے لیجائے؟ ـــــ آج جبکہ رمضان المبارک کا ہاتھ غفلت کی نیندوں اور لذتوں کے نشے کو چاک کرتا ہوا قرآنی الفاظ سے گونجتی ہوئی مسجدوں کو وحی کی پکار پر کھینچے لئے جا رہا ہے ۔ یہ بھٹکے ہوئے قافلے اس کے ساتھ کیوں نہیں ہو لیتے! ۔ یہ لوگ قرآن کے الفاظ کو اس پاگل کی طرح کیوں سن رہے ہیں جسکے کان تو سنتے ہیں مگر دماغ سن ہو جاتا ہے! ۔ ہاں یہی وہ پیغام ہے جو روزے اور فاقے کے درمیان خطِ امتیاز کھینچتا ہے یہی وہ کتاب ہے جو مغرب کی نماز کے وقت احساسِ نعمت اور نعمت کے درمیان خالقِ نعمت کی حسین یاد دلاتی ہے ۔ یہی وہ روح ہے جو روزے کی عبادت میں جان ڈال کر اس عبادت کی